Registered L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۸) مطبوعہ ۲۴ فروری سنہ ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

علیگڈھ کالج نے مسٹر تھیوڈر ماریسن کی بجائے جو مارچ میں اپنے عہدے سے مستعفی ہونگے مسٹر ڈبلیو۔ اے۔ جے آرکیبالڈ صاحب کو کالج کا پرنسپل مقرر کیا ہے۔ مسٹر آرکیبالڈ صاحب کیمبرج میں بڑے مشہور ہیں اور امید کیجاتی ہے کہ اکتوبر کو علیگڈھ میں وارد ہونگے۔ **بنگلور** کی ویسلین مشن کے پادری ایف۔ جی۔ گرے صاحب بباعث علالت کے ولایت جانے والے ہیں۔ **سی۔ ایم۔ ایس** مشن کرشنگڈھ کے پادری ایچ۔ ایف۔ بیٹوئل صاحب معہ اپنی بیوی صاحبہ کے امسال میں ولایت جانے والے ہیں۔ **سنہ ۱۹۰۴ء** میں برطانیہ میں ۵۹ مقدس مکانات کا افتتاح ہوا۔ اور دیگر بستیوں میں ۱۹ کا۔ مشن فیلڈ میں دس مدرسہ علم الٰہی ہیں جن میں قریب ۳۰۰ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔ **پنجاب** سنڈے اسکول یونین کی سالانہ کانفرنس ۲۱ اور ۲۲ مارچ کو امرتسر میں ہوگی اور پادری ای۔ ایم۔ وہیری اور ایف۔ ایف۔ کننگس طالب الدین صاحبان اور مس کیپ اور مسز ایم۔ ایل رلیارام صاحب شریک ہونگے۔ **پشاور** کی سی۔ ایم۔ ایس مشن کا ہسپتال ترقی پر ہے جو سنہ ۱۸۶۵ء میں قائم ہوا تھا۔ ہسپتال کے ہندوستانی طلبہ مسیحی ہیں۔ **۲۲ جنوری** سنہ ۱۹۰۵ء کو جالپور ضلع بھاگلپور میں سخت ژالہ باری ہوئی۔ اس سے ایک عورت مرگئی اور بہت سے آدمی اور جانور زخمی ہوئے۔ **جبلپور** میں ہندوستانی عیسائیوں کے لئے آئی۔ ای۔ ریلوے کی طرف سے ایک ہوسٹل بنیگا عمارت ریلوے کی طرف سے ہوگی اور دیگر اخراجات چرچ مشنری سوسائٹی کی طرف سے ہونگے۔ **ڈاکٹر** پورن لال صاحب بھاگلپور کے ڈسپنسری میں ملازم ہوگئے ہیں۔ **بھاگلپور**۔ جالپور اور مونگیر میں طاعون کا زور ہے۔ خدا فضل کرے۔ **مقطیع** شدہ روسی فوج کی تفصیل جنرل نوگی یوں کرتے ہیں کہ اس میں ۸ جنرل ۴ امیر البحر ۵۷ کرنل اور میجر ۱۰۰ بحری کپتان اور کمانڈر ہیں بری فوج کے کپتان اور لفٹنٹ ۵۳۱ ۔ فوجی افسران ۹۵ سرجن ۱۰۹ پادری ۲۰ ۔ بری فوج کے رینک اور فائل ۲۲۴۳۴ ۔ بری فوج کے ہمراہی ۳۶۴۵ ۔ بحری فوج کے ہمراہی ۴۵۰۰ ۔ کل میزان ۲۴۰۰۲ ۔ **ویسلیون** کا اندازہ ہے کہ پورٹ آرتھر فتح کرنے میں جاپانیوں کا ۱۰ کروڑ روپیہ صرف ہوا۔ ۲۰۰ بحری افسران ضائع ہوئے۔ **جالندھر** چھاؤنی میں پلٹن کے دس بارہ گورے رات کو پہرہ دیتے ہوئے سردی کی نذر ہوگئے۔ حد درجہ کی سردی پڑی ہے۔ **فیروزپور** میں پلیگ کی سخت شکایت ہے۔ **بازار کابل** میں ایک روسی کے قتل کی افواہ غلط نکلی ہے۔ **ٹوٹن ہال** دہلی کے سامنے بت وکٹوریہ کی بے حرمتی کی گئی تلاش گرم ہے۔ **سنا** جاتا ہے کہ روس ملک منچوریا معہ پورٹ آرتھر کے جاپان کے حوالے کردینے کو تیار ہے۔ **مگر جاپان** اس کے علاوہ جزیرہ سگھالین اور ہرجانہ کی ایک بڑی رقم بھی چاہتا ہے۔ **روس** کی طرف سے پیرس میں ایک اور قرضہ کا انتظام کیا گیا ہے سود ۵ فی صدی ہوگا۔ ایک ارب فرنک قرضہ لیا جاوے گا۔ ایک فرنک = ۹ ۱/۲ کے۔ **روس میں** قواعد پریس بحکم زار نرم کئے گئے ہیں۔ ۱۰ **فروری** سینٹ پیٹرزبرگ کی خبر ہے کہ اسٹرائیک کا لیڈر فادر گیپون سوئٹزرلینڈ کو بھاگ گیا ہے۔ **سنہ ۱۹۰۴ء** میں انگلستان کے ہسپتالوں وغیرہ نے خیراتی چندوں سے تین کروڑ روپیہ پایا۔ امرتسر میں طاعون کا بازار نہایت درجہ گرم ہے۔ **تجویز ہے** کہ ہند میں ایک عالمگیر وقت مقرر کیا جاوے۔ یہ وقت مدراس کے وقت کے بجائے جو اب جاری ہے گرینچ کے وقت سے پانچ گھنٹے پہلے ہوگا۔ تمام لوکل گورنمنٹوں اور عام مجالس نے اسکو تسلیم کرلیا ہے۔ ملک برما کا وقت علیحدہ ہوگا۔ **رنگون** میں بھی طاعون پھوٹ نکلا۔ **بندرون** کی کثرت سے آگرہ میں لوگوں کا ناک میں دم آگیا ہے۔ **بمبئی** میں ایک مارواڑی کی دوکان سے قریب ہزار روپیہ کی چوری ہوئی مجرم معہ مال گرفتار ہوگیا۔ **جی۔ آئی۔ پی** ریلوے کا ایک ملازم کیتلی میں پگھلا ہوا سیسہ لیجا رہا تھا پھسل کر گرنے سے جسکے سے جلکر مرگیا۔ **ملیسر** زبالی جلاد نے سری ناتھ سہائے سوداگر کلکتہ پر جعلی ٹریڈ مارک کا دعوے دائر کیا تھا۔ دعوی خارج ہوگیا اب سری ناتھ سہائے نے چار ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ کیا ہے **انجمن** ترقی تعلیم سائنس و صنعت بنگال نے گیارہ تعلیم یافتہ طلبا کو بغرض تعلیم صنعت و حرفت جاپان و امریکہ میں بھیجا ہے **کلکتہ** میں برقی طاقت سے مردے جلانے کی تجویز زیر غور ہے۔ **زار نے** رعایا کے نام امیدوں اور وعدوں سے بھرا ہوا اعلان شائع کیا ہے اور حکم دیدیا ہے کہ کام کے گھنٹے کم کرنے اور اظہار شکایت کا موقع دینے کے متعلق مسودہ قانون پیش کیا جاوے **کولار** کی کان سے گذشتہ سال ۲۸۰۱۶۸ اونس اور سنہ ۱۹۰۳ء کو ۲۷۱۱۶ اونس اور سنہ ۱۹۰۲ء کو ۵۱۳۱۱ اونس اور سنہ ۱۹۰۱ء میں ۵۰۴۷ اونس سونا نکلا۔ **کلکتہ** میں ایک عورت نے بوجہ ڈاکٹر کی فیس ادا نہونے کے باعث خودکشی کرلی۔ تنگدستی بری بلا ہے۔ اور ایک ۸۰ برس کے بوڑھے نے جوان بیٹے کے مرنے پر خودکشی کرلی۔ محبت کے جوش میں آکے اور غم سے مغلوب ہوکے۔ **پونا** میں ایک شخص جعلی سکہ چلاتا ہوا پکڑا گیا۔ خانہ تلاشی پر سانچے بھی گرفتار ہوئے۔ ++

ایڈیٹوریل نوٹس

ہردم مشغول دفتر - تمام دنیا میں ایک عالمگیر اور نیچر کا قاعدہ ہے کہ دن کو کام اور رات کو آرام اور ساتھ ہی اس کے کل عالم کے کارخانہ رات کو کلیتہً بند رہتے ہیں مگر نیویارک ایک نرالا اور عجیب پالیسی کا دار السلطنت ہے - یہاں پر ایک بنک ایسا قائم ہوا ہے جس میں لیل و نہار دفتر کا روبار جاری رہتا ہے - اس کے دروازے رات و دن ہرگز بند نہیں ہوتے - اس بنک کا سرمایہ ۲ لاکھ ۵ ہزار سینٹ ہے اور اسی قدر رقم بچت میں رکھی جائیگی - صرف اتوار کو ہی یہہ بنک بند ہوتا ہے - یہاں خواہ رات کو خواہ دن کو جب چاہیں روپیہ جمع کر یا نکال سکتے ہیں - اُن مسافروں کے لئے بڑی سہولیت ہے جو عام بنکوں کے بند ہونے کے بعد شہر میں آتے یا بنکوں کے کھلنے کے پہلے ہی شہر سے روانہ ہو جاتے ہیں - تھیٹر والے رات ہی کو اپنی آمدنی بنک میں پہنچا دیتے ہیں اور ہر قسم کے خطرے سے بچے رہتے ہیں - مستورات بھی اس بنک کی سرپرستی کرینگی کیونکہ انکو یہہ آرام رہیگا کہ رات کو خرید و فروخت میں روپیہ دینے کی آسانی رہیگی اور شب کو تھیٹر یا ناچ گھروں کے واپس آتے یا وہاں وہ اپنے جواہرات یا دیگر قیمتی اشیا بہ اطمینان بنک کے سپرد کر سکتی ہیں اور جب چاہیں واپس بھی لے سکتی ہیں - نیز مہمان بنک کا یہہ ایک خاص مقصد بھی ہے کہ دوستوں اور احباب سے چھوٹی چھوٹی رقمیں قرض میں لینے کا طریقہ بھی مٹا دیوے ؛

قابل یاد باتیں - معمولی ویل مچھلی کی لمبائی ۵۰ سے ۷۰ فیٹ ہوتی ہے - گولائی ۵۰ سے ۳۰ فیٹ - اس کے جبڑے کی ہڈیاں ۲۰ سے ۲۵ فیٹ طولانی - اور ایک زبان میں سے قریباً ایک ٹن تیل نکلتا ہے ؛

ایک مصنف کا بیان ہے کہ کل دنیا میں اسوقت تک پچاس ہزار قسمیں پودوں کی معلوم ہیں - یورپ میں ۱۰۰۰۰ اقسم کی نباتات ہیں - ہند میں قریباً ۱۵ ہزار - شمالی امریکہ کے مقبوضات برطانوی میں جنکا رقبہ قریباً کل یورپ کے رقبہ کے برابر ہے صرف پانچ ہزار اقسام کی نباتات ملتی ہیں - ایک قسم کی نہایت ہی عمدہ نباتات کیپ آف گڈ ہوپ اور نٹال میں ملتے ہیں جنکی ایک ہزار قسمیں ہیں - آسٹریلیا میں اسوقت قریب دس ہزار قسمیں پائی جاتی ہیں ؛

آفتاب میں جو دھبے نظر آتے ہیں سب سے پہلے ۱۶۱۱ء میں دریافت ہوئے ہیں اور اسوقت کئی مختلف نجومیوں نے ایک ہی وقت میں انکا مشاہدہ کیا تھا ؛

خوردبین کے استعمال کرنے والے بتلاتے ہیں کہ حیوانی زندگی کا ادنیٰ ترین ظہور بھی آجتک معلوم نہیں ہوا -

گینڈے کا سینگ عام حیوانات کیطرح سر میں سے نہیں اُگتا بلکہ جبڑے پر اُگا ہوا ہوتا ہے ؛

جزائر جاوا اور بورنیو میں ایک قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں جو تالابوں اور جوہڑوں میں رہتی ہیں - جب ان میں سے موسم گرما میں پانی خشک ہو جاتا ہے تو وہ کیچڑ میں گھس جاتی ہیں اور موسم بہار کے اول مہینہ تک اسی حالت میں رہتی ہیں ؛

اکس ریز یا رونجن ریز - کہتے ہیں کہ در زبرگ واقعہ جرمن کے پروفیسر رونجن صاحب ایک دن کروکس ٹیوب Crookes tube کے ساتھ ایک تجربہ کر رہے تھے کروکس ٹیوب شیشے کی ایک نلکی ہے جس میں سے کہ تمام ہوا نکال دیجاتی ہے ایسا کہ کہا جاتا ہے کہ اب اس نلی میں کوئی شے نہیں ہے - مگر پھر بھی اگر اسمیں نہایت برقی طاقت داخل کیجاوے تو اُس کے اندر بڑی تیز روشنی پیدا ہو جاتی ہے - پروفیسر صاحب کی یہہ شیشے کی نلکی سیاہ کاغذ سے خوب مڑھی ہوئی ہوئی تھی اور وہ کمرہ بھی ایسا تاریک کیا ہوا تھا کہ مطلق کوئی شے نظر نہیں سکتی تھی - انہوں نے کاغذ کا ایک تختہ جس پر ایسا مصالحہ لگا ہوا تھا جو روشنی کو جذب کر لیتا ہے اس نلکی کے نزدیک کیا تو اس پر یہہ عجیب تاثیر نظر آئی کہ کاغذ ایک نہایت ہی تیز روشنی سے روشن ہو گیا - اسکی شعاعیں دور دور سے بھی زیادہ دور تک پڑتی تھیں ؛

پروفیسر رونجن نے اسی نئی دریافت شدہ طاقت کا کئی بار تجربہ کیا اور دوسرے لوگوں نے بھی ویسا ہی تجربہ کیا - انہوں نے فوراً معلوم کر لیا کہ یہہ روشنی ہر قسم کی چیزوں کے اندر سے گذر سکتی ہے - لکڑی کے بڑے بڑے کندے اسکو روک نہیں سکتے شیشے سے بھی وہ ہرگز نہیں جا سکتی ؛

ساتھ ہی یہہ بھی پتہ لگ گیا کہ اُن شعاع کے ذریعہ سے فوٹو گراف اور شیڈوگراف یعنی سایہ کی تصویریں بھی لے سکتے ہیں جس شے کی تصویر عام فوٹوگرافی سے سیاہ اترتی ہے اُسکی تصویر اکس ریز سے روشن اور شفاف اترتی ہے - یہہ شعاع ہڈی یا دھات کی قسم کی اشیا کے درمیان سے گذر نہیں سکتی -

عام فوٹوگرافی سے ہاتھ کی صرف ایک ہاتھ ہی کی تصویر نظر آتی ہے ٹھیک اسی طرح جس طرح سے کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں - مگر جب یہہ ریز ہاتھ پر ڈالی جاتی ہیں تو وہ گوشت اور رگوں وغیرہ میں گھس جاتی ہے اور صرف ہڈی میں نہیں جا سکتی پس اس طرح ہاتھ کی کل بناوٹ کی صاف صورت نظر آجاتی ہے - اگر ہاتھ میں کوئی لوہے کی گولی یا سوئی گھس گئی ہو تو اس شعاع کے ذریعہ سے اس کا ٹھیک مقام معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ یہہ شعاع اس کے اندر نہیں گھس سکتی مگر ہاتھ کی تمام ترکیب کو ظاہر کر دیتی ہے - اور اسی طرح سے ڈاکٹر لوگ وہ شے بہ آسانی اور تھوڑا سا درد پہنچنے کے بعد فوراً اس شے کو نکال لیتے - یہہ شعاعیں ایسی طاقتور ہیں کہ چمڑے کے بوٹ اور اونی موٹے موٹے کپڑوں میں سے گذر جاتی ہیں اور ان کے اندر کی تمام چیزیں ظاہر کر دیتی ہے - پوسٹ آفس کے افسران بھی پارسلوں میں سے مخفی اشیا اس ریز کے ذریعہ دریافت کر لیتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ اگر ہم بجائے عام شعاعوں کے ذریعہ دیکھنے کے اشیا کو اکس ریز کے ذریعہ سے دیکھ سکیں تو ہمکو اشیا کی حقیقت کا خیال اس خیال سے جو اب ہمکو حاصل ہے بالضرور فرق حاصل ہو سکتا

مسیح اور اَبگرس

ان خطوط کے ساتھ سُریانی زبان میں یہہ باتیں بھی مسطور ہیں۔ اور جب یسوع صعود کر گیا تو یہوداہ نے جو تھوما بھی کہلاتا ہے تھدی رسول کو جو ستر میں سے ایک تھا بھیج دیا۔ وہ وہاں جاکر طوبیاس بن طوبیاس کے گھر مقیم ہوا۔ جب وہاں اُسکی بابت شہرت ہوگئی تو اَبگرس کو بتا دیا گیا کہ یہاں پر یسوع کا ایک رسول آیا ہوا ہے جیسا کہ اُس نے تجھے لکھا تھا۔ پس تھدی خدا کی قدرت سے ہر قسم کی بیماری اور دکھ درد کو دور کرنے لگا ایسا کہ سب حیران ہوگئے۔ جب اَبگرس نے وہ بڑے بڑے کام اور عجائبات جو اُس سے کئے گئے تھے سُنے اور کہ کس طرح سے وہ مریضوں کو چنگا کرتا ہے۔ تو اُس نے خیال کیا کہ یہہ وہی ہے جسکی بابت یسوع نے یہہ لکھ کر خط بھیجا تھا کہ جب میں آسمان پر چلا جاؤنگا تو میں اپنے شاگردوں میں سے ایک کو تیرے پاس بھیجونگا اور وہ تجھے تیری بیماری سے شفا دیگا۔ پس اُس نے طوبیاس کو جسکے گھر وہ فروکش تھا بلا کر کہا۔ میں نے سنا ہے کہ ایک قدرت والا شخص تیرے گھر اُترا ہوا ہے۔ تو اُسے میرے پاس لے آ۔ طوبیاس نے تھدی پاس جاکر کہا۔ یہاں کے حاکم اَبگرس نے مجھے بلایا اور کہا کہ میں تجھے اُس کے پاس لیجاؤں تاکہ تو اُسکی بیماری دور کرے۔ تھدی نے کہا۔ میں جاؤنگا کیونکہ قدرت کے ساتھ اُس کے پاس بھیجا گیا ہوں۔ پس طوبیاس دوسرے دن علی الصبح اُٹھا اور تھدی کو لیکر اَبگرس کے پاس آگیا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اُس کے شرفا اور حاضرین اُٹھ کھڑے ہوئے اور جونہی کہ وہ اندر گیا تو تھدی رسول کے چہرے پر اَبگرس کو ایک نظارہ دکھائی دیا۔ اُسکو اَبگرس نے دیکھکر تھدی کو سجدہ کیا۔ مگر کُل حاضرین حیران ہوگئے کیونکہ انہوں نے اِس نظارہ کو نہ دیکھا۔ وہ صرف اَبگرس ہی پر ظاہر ہوا تھا۔ اور اُس نے تھدی سے پوچھا۔ کیا تو فی الحقیقت خدا کے بیٹے یسوع کا شاگرد ہے جس نے مجھے کہا تھا کہ میں اپنے شاگردوں میں سے ایک کو تیرے پاس بھیجونگا جو تجھے چنگا کریگا اور زندگی عنایت کریگا۔ تھدی نے کہا۔ چونکہ تو میرے بھیجنے والے پر ایمان لایا۔ اس لئے اُس نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے۔ اور پھر اگر تو اُسپر ایمان لاتا ہے تو جیسا کہ تو ایمان لاتا ہے ویسے ہی تیرے لئے آرزو بھی پوری ہوگی۔ تب اَبگرس نے اُس سے کہا۔ میں تو اُسپر ایمان رکھتا ہوں کہ میں نے چاہا تھا کہ میں اُن یہودیوں پر جنہوں نے اُسکو مصلوب کیا فوج کشی کرکے اُنکو قتل کرڈالوں مگر رومیوں کے بادشاہ نے مجھے اِس ارادہ سے باز رکھا۔ تب تھدی نے اُسے کہا۔ ہمارے خداوند یسوع نے اپنے باپ کی مرضی کو پورا کیا ہے۔ اور اُنکو پورا کرکے اپنے باپ پاس اُٹھایا گیا ہے۔ اَبگرس اُسے کہتا ہے۔ میں بھی اُسپر اور اُس کے باپ پر ایمان لایا ہوں۔ تھدی نے کہا۔ اِس سبب سے میں اُس کے نام سے اپنا ہاتھ تجھہ پر رکھتا ہوں۔ اِس کے ہاتھ رکھتے ہی وہ فوراً اپنی بیماری اور دکھ درد سے چنگا ہوگیا۔ اَبگرس یہہ دیکھکر نہایت متعجب ہوا کیونکہ جیسا اُس نے یسوع کی بابت سُنا تھا ویسا ہی اُسکے شاگرد تھدی کے ذریعہ سے عملاً واقع ہوا جس نے اُسکو بلاکسی دوا اور بوٹی کے تندرست کردیا۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ اُسکا بیٹا ابدوس بھی جسکو پوڈاگرس کی بیماری تھی اچھا ہوگیا۔ وہ بھی آکر اُس کے پاؤں پر گر پڑا اور اُس کے ہاتھ سے برکت پاکر تندرست ہوگیا۔ اُس نے اُن کو اور بہت سے اہل شہر کو عجائبات اور بڑی بڑی کرامات کرکے اور خدا کا کلام سناکے چنگا کردیا۔ اِس کے بعد اَبگرس نے کہا۔ اے تھدی تو یہہ کام خدا کی قدرت سے کرتا ہے اور ہم خود تیرے اِن کاموں سے متعجب ہیں۔ علاوہ برین میں تجھہ سے عرض کرتا ہوں کہ یسوع کے آنیکی بابت بیان کر کہ وہ کس طرح دنیا میں آیا اور اُس کی قدرت کی بابت اور کہ وہ کس قدرت سے یہہ کام کیا کرتا تھا جنکی بابت میں نے سنا ہے۔ تھدی نے کہا اب تو میں نہیں بتلاتا کیونکہ میں کلام کی منادی کرنے کو بھیجا گیا ہوں۔ لیکن کل تو اپنی تمام رعایا کو میرے پاس فراہم کر اور میں اُن کے درمیان خدا کے کلام کی منادی کرونگا اور زندگی کا کلام اُن کے اندر بوؤنگا اور مسیح کی آمد کی بابت کہ وہ کس طرح دنیا میں آئی اور اُسکی رسالت کی بابت کہ باپ نے اُسے کیوں بھیجا اور اُس کے معجزوں کی بابت اور اُن اسرار کی بابت جنکا اُس نے دنیا میں تذکرہ کیا اور اِس بات کی بابت گفتگو کرونگا کہ اُس نے کس قدرت سے یہہ کام کئے۔ اور اُسکی نئی منادی اور فروتنی اور حلیمی کی بابت اور کہ کس طرح اُس نے اپنے آپکو نیچ کیا اور مرگیا اور اپنی الوہیت کو فروتن کیا اور مصلوب ہوا اور حاویس (عالم الارواح) میں جا اترا اور اُن بچوں کو توڑا جو مدت سے توڑی نہ گئی تھیں اور مردوں کو جلایا کیونکہ وہ جب (عالم ارواح) میں اُترا تو اکیلا تھا مگر اپنے باپ کے پاس بہتوں کو لے گیا اور اِس طرح صعود کرگیا۔ پس اَبگرس نے حکم دیا کہ میری رعایا علی الصباح فراہم ہو اور تھدی کی منادی سنے۔ اور اِس کے بعد حکم دیا کہ تھدی کو سونا چاندی دیا جاوے۔ مگر اُس نے یہہ کہکر سونا چاندی لینے سے انکار کیا کہ اگر ہم نے اپنی چیزیں یہاں چھوڑ دیں تو کس طرح سے ہم دوسروں کی چیزیں لیں؟ یہہ باتیں تین سو چالیسویں برس میں واقع ہوئیں اور اِن باتوں کا بھی ہم نے سریانی زبان سے ترجمہ کر دیا ہے فرصت کے لحاظ سے اتنا ہی بیان کافی ہے۔

رومن اہل ایڈسہ اپنے برسوں کا شمار ۱۱۷ ہویں اولمپیڈ سے شروع کیا کرتے تھے اور اُنکا پہلا سال سلیوکس کے ایشیا پر حکمرانی کرنیکے پہلے سال سے شروع ہوتا تھا (یوسیبیس کی کرانیکان)۔ پس اگر اُسوقت سے شمار کیا جاوے تو ۲۰۱ اولمپیڈ کا شروع طبریاس قیصر کے پندرہویں سال پر پڑتا ہے۔ اور یہہ وہ سال ہے جسمیں اکثر قدیم لوگ خیال کرتے ہیں کہ مسیح مصلوب ہوا تھا اور آسمان پر چلا گیا۔ پس یہہ حساب درست ہے اور عین اِس سال تھدی ایڈسہ میں آیا اور اَبگرس کو چنگا کیا جس سال کہ ہمارے مبارک نجات دہندہ نے دکھ سہا تھا۔

اِس طور پر یہہ خداوند مسیح کا نہایت ہی قدیم بیان ہے جو ہم تک پہنچا ہے۔ عہد جدید کا اُسوقت تک ایک صحیفہ بھی تصنیف نہوا تھا۔ اور یہہ خط جو خداوند نے اَبگرس کو بھیجا اُس کے ہاتھ کی اکیلی تصنیف ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ خداوند مسیح یروشلم میں ہی رہا اور مصلوب ہوا اور آسمان پر چلا گیا اور کہ وہ فلسطین سے باہر کبھی بھی ایک قدم نہ گیا۔ مرزا کے خلاف یہہ ایک نہایت ہی مستند ثبوت ہے جو کہتا ہے کہ مسیح مصلوب ہونے کے بعد چنگا ہوگیا اور کشمیر میں آگیا اور وہاں ہی پھر منادی کرکے مرکر دفن ہوا۔

اِس تمام خط میں مسیح کی انسانیت الوہیت مصلوب ہونے اور جی اُٹھنے اور آسمان پر صعود کرنے اور اُس کے تمام

معجزات اور کرامات وغیرہ وغیرہ کا نہایت ہی مستند اور مختصر بیان ہے جسکی تائید موجودہ انجیل سے اور موجودہ انجیل کی تائید اس خط سے اور نیز تمام متعلقہ بیان سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہے؛

مضامین

محب اور محبوب کی قربت۔ خدا کے محبوب کی لیاقت۔ ہمنے خدا کے محبوب کا ذکر کردیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ تین ہیں اور کم سے کم دو ہیں۔ اور جو محبوب کامل ہے انکی لیاقت اور خصوصیت یہہ ہے کہ اول وہ باشعور اور باعرفان ہوکر اپنے محب کا عارف ہے؛

دوئم وہ سراسر راستباز ہے؛

سوئم وہ پاکیزہ ہے۔ پس یہہ لیاقت اور خصوصیت سوا خدا کی صورت اور اس کی ماہیت کے نقش کے اور کہیں نہیں پائی جاتی ہے پر صرف مسیح انسان میں لہذا مسیح کی کامل اور باعرفان اور راستباز اور پاکیزہ انسانیت اپنے محب حقیقی کی محبوبہ ہے اور یہہ انسانیت خدا کی صورت ان معنی سے ہے کہ یہہ اس حقیقت و ماہیت کو دکھاتی ہے جسکی یہہ صورت ہے؛

پس اب غور طلب یہہ امر ہے کہ اگر محبت خدا کی ذاتی صفت ہے اور خدا کا کوئی محبوب ہے جسے وہ پیار کرتا ہے۔ تو خدا کی اور اس محبوب کی کیا نسبت ہونی چاہئے؛ اور محب اور محبوب میں قربت اور جدائی کس قدر ہونی چاہئے؛

گری ہوئی انسانیت کا اندازہ یہی ہوگا کہ یہہ محب و محبوب ایک نہیں ہوسکتے ہیں اور انکو دور دور اور ایک دوسرے سے علیحدہ جداگانہ ہستی میں رہنا چاہئے۔ لیکن عارفان حق اور مقبول اور کامل انسانیت کا فیصلہ یہہ ہے کہ محب حقیقی اور محبوب تحقیقی شخص واحد ہیں جیسے تصویر اور صاحب صورت کی شخصیت واحد ہے اور صورت تصویر کو ظاہر کرتی اور تصویر صاحب صورت کو درحالیکہ صاحب صورت اور تصویر کی ذات میں فرق اور علیحدگی ہے ویسے محب حقیقی اور محبوب تحقیقی کی شخصیت واحد ہوکر ایک قالب میں دو ذات کا ظہور ہے۔ اور یہی لکھا ہے کہ وہ جو محبت میں رہتا ہے خدا میں رہتا ہے اور خدا اسمیں ۱۔ یوحنا ۴: ۱۶؛

لیکن ہم ایک اور محبوب کا ذکر کر آئے ہیں جس کا نام حق انسانیت ہے جو خدا کی محبوبہ ہے۔ سوال لازم آتا ہے کہ اگر مسیح کی انسانیت کو خدا سے نسبت مذکور درست ہے تو یہی نسبت خدا کو نئی انسانیت سے ہونی چاہئے؛

اے حق کے متلاشی؛ نئی انسانیت خدا کی صورت اور اس کی ماہیت کی براہ راست نقشہ نہیں ہے پر مسیح کی انسانیت کا نقشہ یا اسکی صورت ہے۔ پس نئی انسانیت جو مسیح کی انسانیت کی تصویر ہے اسمیں صرف مسیح جو صاحب صورت ہے دکھایا جاتا ہے اور دیکھا جا سکتا ہے۔ اور مسیح میں خدا۔ پس جو انسان مسیح کی انسانیت کا جامہ پہنتا ہے وہ براہ راست مسیح کو دکھاتا اور مسیح خدا کو۔ خدا اسی باعث سے اس انسانیت کا محب ہے اور یہہ انسانیت خدا کا محبوب ہے کیونکہ یہہ خدا کے محبوب کی تصویر یا صورت ہے۔ ہم اپنے عزیزوں ہی کو جنکی ہستی ہمارے روبرو ہوتی ہے صرف پیار نہیں کرتے پر انکی فوٹو کو بھی دل عزیز جانکر گھروں میں اپنی آنکھوں کے روبرو رکھتے ہیں۔ خدا کو اپنے اس محبوب سے علاقہ اقدار کرتا ہے پر فائرکٹ علاقہ مسیح سے ہے۔ اور محبوب سوئم سے علاقہ تو وہی ہے جو محبوب دوم سے ہے لیکن محبوب سوئم بوجہ بے شعوری اور بے عقلی اور جہالت کے اپنے محب سے بیخبر ہے اور ایک غیر محب کو اپنا محب گردانے ہوئے ہے وہ اس ذکر کیا انسانیت کا نفس ہے جس نے حقیقی محب اور مظہر محب کو اس انسانیت سے چھپا رکھا ہے۔ پس محب حقیقی کا مسیح کی انسانیت سے علاقہ بلاواسطہ ہے اور مسیح کی صورت پر بنی ہوئی انسانیت سے علاقہ در پردہ ہے؛ راقم۔ پادری۔ غلام مسیح از شہر انبالہ؛

(باقی آیندہ)

لودیانہ دو ہفتہ سے برابر ابر چھایا رہتا ہے اور سردی پڑ رہی ہے

فلستیہ۔ فلستیو کی حکمت عملی قابل غور ہے۔ وہ جن قوموں پر فتحیاب ہوتے تھے۔ اُن کے ہتیار چھین لیتے تھے یوں ساؤل کے دنوں میں انہوں نے بنی اسرائیل سے ہتیار چھین لئے تھے یہاں تک کہ اسرائیل کی ساری زمین میں ایک لوہار نہ ملتا تھا دیکھو اسموائیل $\frac{13}{22-19}$ آیت تک اور دیکھو قاضی $\frac{3}{31}$ آیت جب شمجر نے پینے سے چھ سو فلستی مارے۔ گمان ہے کہ اس کے پاس کوئی ہتیار نہ ہونے کے سبب سے اس نے پینے کو استعمال کیا اور دیکھو قاضی $\frac{5}{8}$ آیت؛

فلستیوں نے بنی اسرائیل پر جو حملے کئے وہ چار زمانوں میں منقسم ہوسکتے ہیں اول وہ زمانہ ہے جب شمجر نے بنی اسرائیل کو فلستیوں کے ہاتھ سے رہائی دی قاضی $\frac{3}{31}$ آیت دوئم۔ قاضی $\frac{10}{6}$ میں فلستیوں سے اسرائیل کے ستائے جانے کا ذکر ہے بعض عالموں کے گمان میں فلستیو کا یہہ حملہ سمسون کی پیدائش سے پیشتر شروع ہوا اور سمسون کی پیدائش کے بعد بھی چلتا رہا جسمیں سمسون نے بڑی جوانمردی دکھائی اور خدا کے فضل سے فلستیوں کو بہت تنگ کیا۔ سوئم جب عیلی چالیس برس تک قاضی و سردار کاہن تھا اُن دنوں میں فلستیوں نے بنی اسرائیل کو پھر ستایا۔ انہیں ایام میں عہد کا صندوق لوٹا گیا جس کے سبب فلستیو پر بھی بڑی آفت نازل ہوئی جب سموائیل قاضی مقرر ہوا تو فلستی شکست کھا گئے اور اسرائیل کی سرزمین میں پھر نہ آئے اسموائیل ۷: ۷۔۱۴ آیت تک۔ چہارم ساؤل کے بنی اسرائیل پر بادشاہ مقرر ہونیکے چند برس بعد فلستی پھر اسرائیل پر حملہ آور ہوئے اسموائیل ۱۳ باب۔ ساؤل ساری عمر فلستیوں سے لڑتا رہا اور آخر کار کوہستان جلبوعہ کی لڑائی میں ہلاک ہوا۔ گمان ہے کہ داؤد نے جب حبروں میں ساڑھے سات برس سلطنت کی تو اس نے شاید فلستیوں کی اطاعت کی پر جب یروسلم میں اپنا تخت مضبوط قائم کیا اور مختلف قوموں پر فتحیابی حاصل کی تو فلستیوں کو بھی شکست دی اور انہیں اپنے تحت میں لے لیا دیکھو ۲ سموائیل $\frac{5}{25-17}$ و $\frac{8}{1}$ و $\frac{21}{22-15}$ آیات تک۔ سلیمان کی موت کے بعد جب سلطنت چاک

ہوگئی تو فلستی پھر آزاد ہوگئے پر وہ کبھی بھی اپنی قدیم شوکت و حشمت زور کو نہیں پہنچے اُن کے سیزآئیم کا پھر ذکر نہیں آتا۔ پچھلے دنوں میں سیزآئیم کے عیوض اُن کے شہروں میں کسی قدر شاہی انتظام نظر آتا ہے (ذکریاہ ۹/۵ و یرمیاہ ۲۵/۲۰) فلستی جنگ کی نسبت تجارت میں زیادہ مشغول معلوم ہوتے ہیں نبیوں کی کتابوں میں وہ اسرائیل کی لوٹ کے مال و غلاموں کو لیکے سوداگری کرتے پائے جاتے ہیں۔ جو اُن کے گناہ قرار دیا گیا (دیکھو عموس ۱/۶-۸ یوایل ۳/۴-۸ آیت)؛

غیر فلستی بلاشبہ ایک بڑی قوم تھی۔ نبیوں نے اُن کی بربادی کی بابت پیشنگوئیاں کیں۔ اُن پیشنگوئیوں کے سینکڑوں برس بعد بھی فلستیوں کی سرزمین آبادیوں سے پر اور ترقی پذیر تھی۔ زمین زرخیز تھی زراعت بخوبی ہوتی تھی۔ شہر قلعہ دار تھے۔ سو کون جانتا تھا کہ یہہ ملک کبھی برباد و ویران ہوگا پر خدا نے اِس کے حق میں ایسا ہی ٹھہرایا تھا۔ اگرچہ اُن دنوں میں لوگ یقین نہیں کرسکتے تھے پر تو بھی اُسکی بابت ایسی ہی پیشنگوئی کی گئی؛

دیکھ میں فلستیوں پر اپنا ہاتھ چلاؤنگا اور کریتیوں کو کاٹ ڈالونگا اور سمندر کے ساحل کے باقی لوگوں کو ہلاک کرونگا حزقی ایل ۲۵/۱۶ آیت "خداوند فلستیوں کو . . . غارت کریگا۔ عزہ پر چندلاپن آیا ہے اسقلون اپنی وادی کے بقیہ سمیت نیست کیا گیا یرمیاہ ۴۷/۵ آیات "عزہ کے تین گناہوں کے لئے ہاں چار کے سبب میں اُس سے دست بردار نہ ہونگا . . . . میں عزہ کے شہرپناہ پر ایک آگ بھیجونگا جو اُس کے محلوں کو کھا جائیگی اور اشدود کے تخت نشین کو اور اُسکو جو اسقلون کا عصا لئے ہوئے ہے کاٹ ڈالونگا اور اپنے ہاتھ کو عقرون پر پھیر کے چلاؤنگا اور فلستیوں کے باقی لوگ نیست ہو جائینگے خداوند یہوواہ فرماتا ہے عموس ۱/۶-۸ تک "عزہ ترک کی جائیگی اور اسقلون ایک ویرانہ ہوگی اور اشدود جو ہے وہ دن کے دوپہر کو اُسے نکال دینگے اور عقرون جڑ سے اکھاڑی جائیگی . . . . اے کنعان فلستیوں کی سر زمین میں تجھکو نیست و نابود کرونگا۔ یہانتک کہ کوئی بسنے والا نہ رہے اور سمندر کے ساحل چراگاہوں اور گڈریوں کے حوضوں اور بھیڑخانوں کے لئے ہونگے صفنیاہ ۲/۴-۶ آیت تک۔ عزہ سے بادشاہ جاتا رہیگا اور اسقلون بے چراغ ہوگی . . . میں فلستیوں کا فخر مٹاؤنگا ذکریاہ ۹/۵-۶ آیات؛

ان پیشنگوئیوں سے فلستیوں کی سرزمین کی بربادی ظاہر ہوتی ہے جیسے کہ پیشتر جن ملکوں کا بیان ہوا اُنکی بربادی ہوئی۔ مذکورہ بالا پیشنگوئیوں کے ان جملوں پر غور کرو "سمندر کے ساحل چراگاہوں اور گڈریوں کے حوضوں اور بھیڑخانوں کے لئے ہونگے فلستیوں کے باقی لوگ نیست ہو جائینگے عزہ پر چندلاپن آیا ہے۔ عزہ ترک کی جائیگی عزہ سے بادشاہ جاتا رہیگا۔ ناستک Volney والنی صاحب لکھتے ہیں کہ رملا اور عزہ کے وسط کے میدان میں ہمکو جو گاؤں ملے سو گارے سے بری طرح بنے ہوئے تھے جن سے اُنکی مفلسی خستہ حالی ہر بات میں ظاہر ہوتی تھی اور ایسا ہی اُن کے باشندے بھی تھے مکانات جو نزدیک نظر آرہے تھے سو محض چند ایک جھونپڑیاں تھیں بعض الگ الگ اور بعض کچی دیوار سے گھرے ہوئے مانند قطار دار حجروں (Cells) کے تھے جنکے بیچ میں ایک صحن تھا۔ جاڑوں میں وہ اور اُن کے مویشی اکٹھے رہتے ہیں مکان کے جس حصے میں وہ رہتے ہیں اُن کے جانوروں سے محض دو فٹ اونچے ہیں (گڈریوں کے حوضوں اور بھیڑخانوں کے لئے ہوں گے) باقی ملک ویران پڑا ہے اور عربیوں کے ہاتھ چھوڑا گیا جو وہاں اپنے مویشی چراتے ہیں۔ (چراگاہوں . . . . . کے لئے ہونگے فلستیوں کے باقی لوگ نیست ہو جائینگے۔ اے . . . فلستیوں کی سرزمین تجھے نیست و نابود کرونگا۔ عزاہ میں جو سنگ مر مر کے خرابات نظر آتے ہیں اُس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عزاہ ایک دولتمند و عیاش آبادی تھا وہ فلستیوں کا دار الخلافہ ہونے کا فخر کرتا تھا پر اب وہ محض ایک لا محفوظ گاؤں کی طرح پڑا ہے۔ "عزہ پر چندلاپن آیا ہے" وہاں کی آبادی کا شمار بمشکل دو ہزار ہوگا۔ سیاح فرماتے ہیں کہ لفظ چندلاپن نہ صرف مجازی طور سے بلکہ حقیقی طور سے بھی پورا ہوا کیونکہ عزہ کے چہار طرف محض ریتا ہی ریتا نظر آتا ہے کہیں نہ درخت نہ گھاس نہ ہریالی کا نام و نشان ہے۔

"عزہ سے بادشاہ جاتا رہیگا" اُس کا قلعہ کوڑے کا ایک ڈھیر بنگیا۔ یہی عزہ جو یہانتک مضبوط تھا کہ ایک مرتبہ دو مہینے تک محاصرہ کو برداشت کیا اب بالکل لاچار ہے کوئی بھی دشمن اُسپر حملہ کرسکتا ہے۔ خوبصورت عمارات کے کھنڈرات گائے بیل اور بھیڑوں کا احاطہ بن گیا سچ سچ یہہ کلام پورا ہوا کہ میں عزہ کی شہرپناہ پر ایک آگ بھیجونگا جو اُس کے محلوں کو کھا جاویگی؛

"اشدود کے تخت نشین کو . . . . . کاٹ ڈالونگا۔ اشدود جو ہے وہ دن کے دوپہر کو اُسے نکال دینگے"۔ شاید تواریخ میں ایسے بڑے محاصرہ کا ذکر نہیں جو اشدود کے لئے کیا گیا یعنے ایک مرتبہ اُنتیس ۲۹ برس تک اشدود کا محاصرہ رہا۔ لیکن اشدودی ایسے مضبوط تھے کہ اِس محاصرہ سے بھی مغلوب نہ ہوئے۔ پر اب اشدود کا کیا حال ہے؟ محض کھنڈر اور کھنڈر اور جن میں بکثرت بچھو نظر آتے ہیں۔ خدا کا کلام ہر ایک دودھاری تلوار سے تیز تر ہے۔ سو اشدود کاٹ ڈالا گیا؛

"اسقلون ایک ویرانہ ہوگی"۔ اسقلون اپنی وادی کے بقیہ سمیت نیست کیا گیا۔ "اسقلون بے چراغ ہوگی"۔ اسقلون پہلے عین سمندر کے کنارے پر واقع تھا اب اُس کے کھنڈرات روز بروز سمندر سے دور ہوتے جاتے ہیں۔ اسقلون کی مے بہت مشہور تھی پر اُسکی مے کی قوت سے بھی زیادہ قوت اُس کے قلعوں میں تھی۔ مسیح سے بارہ ۱۲۰۰ سو برس بعد بھی اسقلون ایک مشہور شہر تھا وہاں مسیحی و محمدیوں کے درمیان جہاد کے ایام میں بڑی لڑائی ہوئی۔ پر اب وہاں نہ کاروبار کا شور و غل ہے نہ لڑائیوں کا غوغا ہے بلکہ ویرانی خاموشی سے وہاں کے کھنڈروں میں حکومت کر رہی ہے؛

"عقرون جڑ سے اکھاڑی جائیگی" سیاح فرماتے ہیں وہاں عقرون کا نام بھی کوئی نہیں جانتا اور نہ پتہ لگتا کہ عقرون کہاں پر واقع تھا۔ دیکھو خدا کا کلام کیا صادق ہے۔ ہر ایک بشر گھاس کی مانند ہے اور انسان کی ساری شان گھاس کے پھول کی مانند ہے۔ گھاس تو سوکھ گئی اور پھول جھڑ گیا ہے لیکن

لیکن خداوند کا کلام ابد تک رہتا ہے * فقط راقم پادری بی۔ بی۔ رائے

انسان کی بیگناہی

یعنی محبت پاکیزگی ایمانداری فروتنی فرمانبرداری۔ نیکوکاری۔ پرہیزگاری۔ سلامتی۔ حلیمی۔ صبر اور صداقت وغیرہ۔۔ ایسی ایسی نعمتوں سے آراستہ ہو کے انسان اپنے عزیز معبود کی ہیکل اور اُس کامل خدا کا تخت تھا اور اُس کا کل وجود یعنے روح اور جان اور جسم اپنے خالق و مالک کا تابعدار تھا (اس جملہ پر خوب تعمق کیجئے) غرض وہ اپنی ساری جان اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری سمجھ اور اپنی ساری طاقت و زور سے اپنے خالق اور معبود سے محبت رکھتا تھا۔ یہانتک کہ اُسکی مرضی اور خدا کی مرضی ایک تھی۔ خدا کی مرضی بجالانے اور اُس کا جلال ظاہر کرنے میں انسان ہردم مشغول اور معروف رہکے کمال خوشی اور خورمی سے حاصل کرتا تھا۔ باغ عدن کے میوجات انسان کے جسم کی نفیس اور عمدہ خوراک تھی۔ اور خدا کی مرضی کو بجالانا اور اُس کا جلال ظاہر کرنا انسان کی روح کی حقیقی خوراک تھی۔ پھر اُسکی عقل نور الہٰی سے خوب روشن تھی۔ پس انسان بیگناہی کی حالت میں ایک پاک اور عمدہ مخلوق تھا۔ کیونکہ خدا نے اپنی صورت پر اُسے پیدا کیا تھا یعنے اپنی شان سے اُسے ملبس کیا تھا جیسے کوئی شہنشاہ اپنے نواب کو زینت کا خلعت بخشتا ہے۔ روحانی نعمتوں اور خوبیوں میں انسان کی جان و جسم بھی شامل تھی۔ (یہہ بھی قابل غور ہے) اور جبکہ انسانی بدن اب بھی اور مخلوقات کی نسبت عمدہ اور خوبصورت ہے تو بیگناہی کی حالت میں کتنا نہایت افضل اور شکیل اور حسین ہوگا * جبتک انسان اپنے خالق کی قربت میں قائم رہا تب تک اُس کا بدن بھی روح اور جان کے جمال اور جلال سے ایسا آراستہ تھا کہ زمینی پوشاک کا محتاج نہ تھا۔ پس اے ناظرین کون اُس کل بیان کو بیان کر سکتا ہے کہ باغ عدن میں انسان کی حالت کیسی پرجلال اور پرسرور تھی۔ اور فردوس میں کل موجودات یعنے آب و ہوا۔ پہاڑ و میدان۔ چرند و پرند۔ پھول پھلی گھاس درخت۔ ندی اور چشمے ایسے عمدہ خوشنما فرحت بخش تھے کہ فہم اور بیان سے باہر ہے۔ ایسی خوشنمائی اور خوبصورتی دیکھکر اور پرندوں کی میٹھی آواز سنکر اور پھولوں کی خوشبو سونگھکر میوجات کی لذت چکھکر انسان کامل خوشی اور راحت پاتا تھا۔ اور ساری خلقت میں خدا کی بے انتہا محبت اور حکمت اور قدرت کو معلوم کر کے یہہ خوش الحانی کا نغمہ سنتا تھا کہ خدا کا جلال ہو۔ اور انسان خود بھی ہم آواز ہوکر اس تمجید میں شامل ہوتا تھا۔ بلکہ اپنے درجہ کے مطابق اور اُنکا اُستاد تھا کیونکہ خلقت انسان کی تابعدار تھی۔ کل مخلوقات بھی آپسمیں کامل میل اور موافقت رکھتے تھے کیونکہ انسان بڑی دانائی اور اختیار سے انپر سرداری کرتا تھا مثل اُس ہشیار مالک کی جو اپنے گھر کا انتظام خوب درستی سے کرتا ہے۔ اُسوقت انسان اس حالت میں تھا۔ خدا کا عزیز فرزند۔ زندہ اور تازہ ۔ جوان اور توانا۔ پاکیزہ اور بے عیب اناد اور خود مختار۔ دانا اور ہشیار ۔ روحانی اور نورانی۔ سچا اور سیدھا۔ نیک اور راستباز۔ صابر اور پرہیزگار۔ خوش مزاج اور خوشخو۔ خوش نیت اور خوشگو۔ رحمدل اور دردمند۔ خیرخواہ اور صلح کار۔ احسانمند اور شکرگذار۔ ابدی حیات کا وارث (سوچو ہم سب کو ان صفات کا پھر حاصل کرنا لازمی ہے اور سوائے نئے جنم کے اُنکا حاصل کرنا ممکن نہیں) غرض ان سب خوبیوں اور نعمتوں اور لیاقتوں سے آراستہ اور ملبس ہو کے انسان کیا ہی بزرگ اور معزز تھا۔ غور اور تعمق کی جا ہے کہ اس حالت میں بھی انسان کامل نہ تھا۔ یعنے یہہ ساری نعمتیں تو بے شک اُس میں موجود تھیں۔ اور وہ اُن میں روز بروز بڑھتا اور ترقی کرتا تھا تو بھی اُس کمال تک نہ پہنچا تھا کہ جس کا گناہ میں پڑنا اور اُس اونچے درجہ سے برگشتہ ہونا ناممکن ہوتا ضرور تھا کہ وہ اُس کمال تک بڑھتا اور ترقی کرتا اور ایسی قوت پکڑتا اور ایسی پائداری اور استواری حاصل کرتا کہ پھر جنبش اور ٹھوکر کا امکان نہ ہوتا۔ ضرور تھا کہ وہ اُس کمال تک بڑھتا اور ترقی کرتا اور ایسی قوت پکڑتا اور کمال تک کہ خود فرزند کی جگہ اور ساری بادشاہت کا وارث ہوتا۔ اور بچپن کی حالت میں مثل اُس عزت دار خاندان کے فرزند کی جو اپنے والدین کی قربت اور صحبت میں رہکر اور اُن سے اچھی تربیت پاکر اپنی عمر یعنے سن بلوغ کے مطابق ہر اچھی لیاقت علم اور حکمت میں ترقی کرتا اور اپنے والدین کی محبت اور فرمانبرداری میں اُن کے حکم پر عمل کرتا تو ضرور تھا کہ مقررہ وقت پر اپنی میراث کو پاتا۔ اور اگر وہ بری صحبت میں پڑ کے اپنے والدین کی فرمانبرداری کو چھوڑ دیوے۔ اور مخالفوں میں شامل ہو دے۔ تو ضرور ہے کہ وہ اس درجے سے محروم رہکر تکلیف اور مصیبت میں گرفتار رہے۔ چنانچہ انسان بھی بری حالت میں پڑ کے وراثت سے گرایا گیا اور اُس کی اصلی حالت میں بڑا فرق واقع ہوا۔ پس اے ناظرین جو شخص اپنے آسمانی باپ کی اطاعت منظور نکرے گا اور بُرے فرزند کی طرح جس نے اپنے والدین سے پرورش پا کے پھر اُسکو حقیر جانکے اور اُسکی عطا کی ہوئی نعمتوں کو اور مہربانیوں کو خاک میں ملاکے بُری راہوں پر چلکر اپنی وراثت کو کھو بیٹھا اور خرابی میں پڑا۔ اُسی طرح وہ شخص بھی ایسی خرابی میں مبتلا ہوگا کہ پھر نکلنا مشکل ہوگا۔ پس ہر ایک انسان پر لازم ہے کہ اُسکی نعمتوں کا شکرگذار ہووے۔ اور دل و جان سے اُس کی مرضی (جو خدا باپ نے خدا بیٹے کو دنیا میں بھیجکر اور روح القدس کی حفاظت ساتھ دیکر ظاہر کی) پوری کرے تاکہ بعد چند روزہ زندگی کے اُس کے جلال میں داخل ہوکر اپنی کھوئی ہوئی وراثت کو پاوے۔ غور کر کے اندازہ کیجئے کہ یہہ کوئی چھوٹا سا کام نہیں ہے کوئی سرسری کام نہیں ہے۔ روپیہ کا کام نہیں ہے۔ تلوار سے یہہ کام نہیں حاصل ہوتا۔ بہت علم سے یہہ کام نہیں پایا جاتا عقل انسانی سے اس کام کو کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ یہہ نقصان پورا کرنا عقل کا کام ہے۔ بہت سے مذہب اور فرقے انہیں کوؤں میں پڑکر ہلاک ہو گئے اور ہر روز ہلاک ہوتے جاتے ہیں جنہوں نے اس کام کو عقل سے حاصل کرنا چاہا۔ ہمارا اسکا ایمان ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح سچا خدا اور سچا انسان ہے پر دو نہیں ایک یسوع مسیح ہے۔ اور وہ ہمہ دان ہے عالم الغیب ہے حال کی اور استقبال کی باتیں اور سب کچھ جانتا ہے۔ پس اگر کوئی اور طریقہ اس انسان کی وراثت کھوئی ہوئی کے واپس ملجانے کا ہوتا تو ہمارا خداوند



مراسلات

نور آناز فنڈ کی تیسری اپیل

بنام اہل ملک و اہل قوم

اول۔ بالعموم اہل ملک و ارباب قوم سے میرا خطاب ہے کہ روز ازل سے انسانی دنیا میں ایک کو دوسرے سے مدد ملنے کا طریقہ چلا آیا ہے یا یوں کہو کہ ساری مخلوق ایک دوسرے کی مدد پر ہاتھ دھرے کھڑی ہے۔ انسان کو انسان ہی سے نہیں بلکہ انسان کو حیوان سے بھی مدد مل رہی ہے۔ آپ دیکھتے ہیں بیل ہل چلا کر انسان کے لئے غلہ اور ترکاری پیدا کرتے ہیں۔ اونٹ اور بیل اور گدھے ایک جگہ کا بار دوسری جگہ پہنچاتے ہیں۔ بھیڑیں کمبل بنانے کے لئے ہم کو اون دیتی ہیں۔ بکریاں اور گائے اور بھینسیں دودھ اور مکھن اور چھاچھ پلاتی ہیں۔ گھوڑا سواری دیتا ہے۔ و قس علیٰ ہٰذا۔ پس کیا آپ لوگ کالیستھ پاٹھ شالہ کی امداد نہ کرینگے جس میں کالیستھوں ہی کی خواندگی محدود نہیں ہے بلکہ دیگر اقوام کی بھی۔ حب الوطنی تو اسی کی مقتضی ہے کہ وقت ضرورت ملک کی کل قومیں ایک دوسرے کی امداد کریں جو باعث رضامندی خدا و ترقی اتحاد بنی نوع انسان و درستی حالت ملک ہے۔

دوم۔ پہلی اور دوسری بار کی اپیل کا جو کچھ نتیجہ مترتب ہوا وہ مشتہر ہو چکا ہے اب میں تیسری بار یہ اپیل اُن اصحاب ملک و قوم کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جنکے ملاحظہ سے پہلی اور دوسری اپیل نہیں گذری ہے۔

واضح ہو کہ فانی فی القوم منشی کالی پرشاد صاحب وکیل بانی پاٹھ شالہ آلہ آباد کا وقف کیا ہوا سرمایہ مع جائیداد جو قریب پانچ لاکھ روپیہ کے ہے اُن رفاہ عام اور خیراتی ابواب کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے جو منشی صاحب نے وصیت نامہ میں محول کئے ہیں اور زمانہ کی ضروریات اور وقت کی خواہشیں یہ حکم دے رہی ہیں کہ پاٹھ شالہ مذکور کو کالج کے درجہ پر پہنچایا جائے اس لئے دیگر مستقل پانچ لاکھ کے سرمایہ کی ضرورت ہے اس پانچ لاکھ کے منافع سے قریب پندرہ ہزار سالانہ تنخواہ کو اور پانسو سالانہ اپرنٹس وغیرہ کو دینا ہوگا اور پچاس ہزار کالج کی توسیع عمارت میں لگیگا۔

یہ پاٹھ شالہ ۲۹ اگست ۱۸۷۳ء کو قائم ہوا ہے جس کو کالج بنانے کے لئے ۱۸۹۵ء میں کالیستھ کانفرنس قائم ہوئی اور کئی بار کانفرنس میں اپیل کیا گیا لیکن کانفرنس کے قالب میں بہت سی قومی ضروریات اور اصلاحیں ٹھونس ٹھونس کر بھر دی گئیں اسوجہ سے قوم کی توجہ پریشان ہو گئی پاٹھ شالہ کو کالج بنانے کا خیال جاتا رہا حکماء کا قول راست آیا کہ ایکوقت میں کئی کام نہیں ہو سکتے ہیں اگر شروع سے اب تک کالیستھ کانفرنس کا مقصد صرف ترقی تعلیم رہا ہوتا تو صرف پاٹھ شالہ کالج بن گیا ہوتا بلکہ ایک دوسرا کالج کھل جاتا کیونکہ کانفرنس اور سبھاؤں کے مصارف میں اور اہل قوم کی آمد و رفت میں بے شمار روپیہ خرچ ہو گیا۔ پاٹھ شالہ کی طرف سے چند بار ڈیپوٹیشن ارباب قوم کی خدمت میں جابجا بھیجا گیا لیکن قومی افلاس کی وجہ سے حسب دلخواہ کامیابی نہیں ہوئی تب لاچار ہو کر یکم جنوری ۱۹۰۳ء سے نور آناز فنڈ کھولا گیا جس کے قواعد حسب ذیل ہیں:

۱۔ جس خاندان میں دس روپیہ یا اس سے کم ماہوار آمدنی ہے اُس خاندان سے صرف ایک بار ایک چوانی لیجائیگی اور جس خاندان میں دس روپیہ سے زیادہ آمدنی ہے اُس خاندان کے ہر فرد بشر سے خواہ وہ بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا یا مذکر یا مونث چار چار آنے لئے جائینگے۔

۲۔ ملک کی دیگر معزز قوموں کے افراد کا چندہ بھی شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا خواہ وہ کسی مقدار میں ہو۔

۳۔ بذریعہ ایک مطبوعہ درخواست کے جو اس اپیل کی پاکٹ میں رکھکر شائع کی جاتی ہے ہر جگہ ایجنٹ مقرر کر کے چندہ وصول کیا جائے گا۔

۴۔ کل چندہ براہ راست دفتر سیکرٹری نور آناز فنڈ مقام شکر گولیا میں داخل ہو کر کالیستھ پاٹھ شالہ آلہ آباد کے خزانہ میں بھیجا جایا کرے گا۔

چنانچہ اس سلسل پر دو سال سے کام ہو رہا ہے اور اگرچہ صدہا اصحاب قوم اس متبرک کام کے انجام میں ہمل ساعی و سرگرم ہیں لیکن وہ محدود ہیں اور چندہ کی موجودہ رفتار سے پایا جاتا ہے کہ اس عظیم الشان مہم کا سر ہونا اُس وقت تک ناممکن ہے جبتک کہ بے شمار اصحاب قوم و برادران ملک دستگیری نکرینگے اور جب تک ایک ایک جنرل ایجنٹ کھڑا ہو کر اپنے اپنے صوبہ کا چندہ وصول نہ کریگا۔

لہٰذا جمیع باشندگان ملک کے نام یہ اپیل شایع کرتا ہوں اور متمنی ہوں کہ ہر قوم کے لوگ اس نیک اور پاک کام میں شرکت کا موقع حاصل کریں کہ ایک ناتمام تعلیمی عمارت کو منزل پر پہنچائیں یعنی پاٹھ شالہ کو کالج بنائیں اور ایک نظم ہیئت معزز قوم کو ممنون الطاف بزرگانہ فرمائیں خدا انکو اجر جزیل بخشے گا۔

شکر گولیا دفتر نور آناز فنڈ　　　کامتا پرشاد کمینہ سیکرٹری

۱۲ جنوری ۱۹۰۵ء

موازنۃ الحقائق در تردید دعاوی

مرزا غلام احمد رئیس قادیانی

تصنیف مولوی محمد اکبر صاحب تحصیلدار پشاور

یہ کتاب حال ہی میں شائع ہوئی ہے۔ ۲۲۰ صفحہ کی کتاب عمدہ کاغذ اور خوشخط مطبع خادم التعلیم لاہور میں چھپی ہے عمر قیمت ہے۔ میرے پاس ایڈیٹر تحفہ سرحد جنہوں نے ارسال فرمائی ہے میں انکا شکر گذار ہوں یہ کتاب عام فہم سلیس فارسی زبان میں ہے تھوڑی فارسی لیاقت والے بھی اُسکو سمجھ سکتے ہیں۔ اس کتاب میں اسلامی دلائل سے مرزا کے دعووں کی تردید کی ہے۔ اس کا فیصلہ تو علماء محمدیہ ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ احادیث کی صداقت اور ترجموں کی معتبری محمدی فرقوں میں ایک دوسرے کے برخلاف ہے اس لئے ہم اس میں دخل نہیں دیتے۔ وہ آپس میں فیصلہ کر لیں۔ یا خود ناظرین کتاب کا مطالعہ کر کے اپنے واسطے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اتنا البتہ ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ قرآن کے رو سے پرانے عقیدہ آرتھوڈکس کے مطابق مصنف نے مرزا کی بخوبی تردید کی ہے۔ ایک اور خوبی اس کتاب میں یہ ہے کہ

متعصب محمدیوں کی طرح مصنف نے مرزا صاحب پر حملے نہیں کئے۔ بلکہ اعلیٰ درجہ کی تہذیب اور شرافت سے کام لیا ہے مرزا کی خوبیوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ مصنف براہین احمدیہ کی خوبیوں کا قائل ہے۔ اور مرزا کی پیشگوئیوں کی نسبت ۱۹۶ پر یوں تحریر کیا ہے کہ

دریں بارہ رسالہ ہا شائع شدہ اند کہ عظیم الشان پیشگوئی ہا مرزا صاحب خلاف دعویٰ نتیجہ آوردند۔ چنانچہ دعویٰ وفات عبداللہ آتھم اندر عرصہ پانزدہ ماہ بکدام زور و شور نمودہ بودند دعویٰ نکاح مساۃ محمدی کہ تاحال در عقیدہ مرزا است۔ و مرزا صاحب را دعویٰ بود کہ در آسمان نکاح خواندہ شدہ است۔ حالانکہ تاحال کامیابی حاصل نشدہ است۔ و مرزا صاحب در کامیابی خود بذریعہ تحریرات غیرچاپہ خود کہ شائع شدہ اند تا بکدام حد از حد گذشتہ است ❊

ہم چنیں در تولد فرزند پیشگوئی فرمودند و دختر تولد شدہ۔ باز فرزند دیگر را الشان خدا کے فرمودند۔ وعدہ ہا و وعیدہ ہا شائع نمودند و آخر آن انتقال نمود پس بیشمار دعویٰ ہا غلط برآمدند۔ اگر بعضے از آن درست برآمدہ باشد چہ تعجب و کمال است کہ الہامات شیاطین و جن ہا و ارواح خبیثہ ہم گاہی بصدق مے آیند۔ عاملان رمل و جفر ہم گاہے براستی رسند۔ و خواب ہائے کفار و فجار ہم صدق مے برآیند۔ و چنیں کمالات مخفیہ مردم مے داشتند کہ مردم در ہر زمانہ تکذیب دعویٰ نبوت مے کردند۔ و کامیاب ہم شوند و مردم تابع او مے شدند ❊

اسی کے متعلق صفحہ ۲۱۰ پر یوں تحریر ہے کہ

علاوہ ازیں در اخبار الحکم ۲۷ شنہ ۱۹ء مرزا صاحب بکمال دعویٰ وادعا الہام را شائع کردند کہ در خانہ من حمل است فرزند نرینہ شوخ و شنگ پیدا مے شود۔ و در آن نجیلے لبطور شرح دعویٰ بود اگرچہ از آمد حمل زنان ہم این چنیں پیشگوئی ہائے را گفتہ مے توانند و درست واقعہ مے توانند شد مرزا صاحب اگرچہ از ہر گونہ تسلی ہا کردہ این را بشکل دعویٰ آوردہ شائع نمودند گویا کہ تجربہ زنان را بشکل الہام کشیدند مگر قرآن قادر برکمال واقعہ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء بجائے فرزند شوخ و شنگ دختر گردیدہ سر ز جیب عدم بمیدان وجود آوردہ۔ و این ہم کمال کذب دعویٰ را دال است

گذراوقات مسیح و مرزا (مسیح اور مرزا کی مماثلت کے بیان میں مصنف کتاب ہٰذا نے حضرت مسیح کا حال انجیل سے یوں لکھا ہے کہ) پس کسے نیست کہ حالت بیکسی و درماندگی و عجز و انکسار و بود و باش و شب باشی کوہ ہا و بیابان و جنگل ہا و ناداری و فاقہ کشی و فقر و فاقہ حضرت مسیح او را معلوم نباشد۔ متروکہ پدری را اشت و جائداد مادری۔ کہ گذارہ بآن نمودہ و نہ کسب حصول اجرت داشت۔ ضرورت تفصیل نیست کہ ہر خاص و عام را معلوم است از ابتدائے آفرینش تا آخر واقعہ صعود او معلوم است کہ ہیچ کیفیت وجہ معاش شان گذشت۔ سوائے مصیبت و تکلیف و عبادتہائے دشوار۔ و خدمت گذاری تبلیغ رسالت آرائے دراحت ظاہری نداشت . . . . اکنوں بر حالات مرزا صاحب غور نمودہ شود کہ چہ مستفاد مے شود۔ خدانخواستہ کہ ذاتی حملہ کہ از اغراض ما خارج است حتی المقدور کردہ نخواہد شد مگر از اظہار واقعات حقیقی آن ہم بطور اجمال و اشارات مجبوری است۔ و مشتے نمونہ از خروارے عرض نمودہ مے شود۔ حالات تکلف لباس مرزا صاحب خصوصاً از عالم اناث شان ہر کسے پوشیدہ نیست۔ کہ سوائے دیبائے نازک ریشمی و مخلہائے کاشانی و کار طلا کلابتونی۔ جالی ہائے منقشی و غیرہ اجناس مرصع زنانہ و ساخت یورپ و غیرہ مے باشد۔ ناقص رخت یا ریز بے زیب استعمال نمے شود۔ خواب بر بستر ہائے گرم و نرم گلہ فہرہ متقین نصیب نمے شود۔ خوراک گیہوں کے آٹے تقل ہائے مجون شب در روز استعمال مے شوند۔ برائے طروت و دماغ حضرت مرزا صاحب خاص از مفرحات و غیرہ مقویات یا قوتی ساختہ خوردہ مے شود یخنی چوزہ ہائے مرغ قریب بلوغت اشامیدہ مے شود۔ اغذیہ پر تکلف داطعمہ لذیذ مدام استعمال مے شود۔ اگر گاہے سفر مقدمات برائے مرزا صاحب و سفر قرابت داری بہ عالم اناث مے شود۔ در ریل درجہ قیمتی و تکلف خریدہ مے شود۔ و سامان خورد و نوش گوناں گون ہر جا مہیا و تیار مے باشد۔ زیورات بحدے رسیدہ اند کہ دعویٰ ہمسری با رائے کامل زنان کردہ مے شود۔ گویا از ہر قسم سامان عیش و نشاط موجود است۔ اکنوں حالات عبادات ہم بایستے مگر روایات اہل غرض ذکر نمودہ شوند تاہم این بقول خود مرزا

مسلم است۔ کہ عام کلام اجتماع الضدین است۔ بغیر ضرورت طبعی در روز مرہ دیدہ مے شود۔ عذر تبلیغ عادتہائے فرضی را گویا ساقط مے کند ❊

مرزائیوں کی تصویر پرستی) مرزائیوں کی بت پرستی یا انسان پرستی یا تصویر پرستی کی نسبت مصنف صاحب فرماتے ہیں کہ علی الخصوص تصویر مرزا صاحب نزد ہر مرید موجود مے باشد۔ و آن تصویر را خیلے متبرک مے دانند۔ و ہر وقت دیدن او را مستحسن و سبب برکات مے انگارند۔ نتیجہ اش آخر بت پرستی خواہد شد۔ کہ حال آن بروزِ مرزا صاحب آخر خواہد افتاد . . . . . . تصاویر مجلس مقدس کہ مرزائی صاحبان ایجاد و نامزد نمودہ اند کہ مزبت پرستی نخواہد ماند ہنوز آغاز ش را کہ دیدہ مے شود آخرش را انتظار باید نمود۔ بعض بیعلم در نمازگاہ خود روبروئے جانب قبلہ بر دیوار آن را آویزان نمودہ اند۔ و این چنیں عمل را مستحسن مے دانند۔ صفحہ ۱۷۸۔

یونہی مرزا کے عیش و نشاط راگ و رنگ پر بھی صفحہ ۱۸۸ میں تحریر فرمایا ہے ❊

پھر صفحہ ۲۰۷ پر چندہ کے روپیہ کا بلا حساب خرچ ہونا۔ غبن کی صورت رکھتا ہے۔ سطر ۱۴ میں ایک فقرہ یوں مسطور ہے۔ بلکہ از راجہ جہانداد خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و جاگیردار معزز خود شنفتہ ام۔ کہ مطالبہ رقم خود مے کند۔ و اعتراض وار ووشہ ہائے تحریری سوال تیار است۔ پس چرا مامور من اللہ غصب حقوق غیر کند۔ و ایفائے وعدہ نفرماید ❊

اب ان باتوں پر ہمارے نوٹ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں خود ناظرین انصاف سے اپنی رائے مرزا پر بعلی ہمیں قائم کر سکتے ہیں۔ یہ تمام باتیں نہ تو مسیحیوں نے تحریر کی ہیں نہ کسی عام مسلمان نے قلم چلائے۔ بلکہ ایک پکے منصف مزاج۔ سرکاری عہدہ دار مسلمان نے تحریر کی ہیں۔ مرزائی انپر غور کریں کہ باوجود ایسے باطل دعووں کے جنکہ جھوٹ ہی جھوٹ ظاہر ہے لوگ کس طالبت کے پیچھے لگ رہے۔ اب کیا تمہاری خدا پرستی کا یہی ثبوت ہے کہ قادیانی کی تصویر سجدہ گاہ ہو۔ اب آپ بت پرستوں کے اصول پر قدم مارنے لگے ہیں ❊

ٹھلا کے بت کو سامنے یاد خدا کریں



اور سونے اور جاگنے اور خوشی و غم میں ہم سب آدمیوں کی طرح ہو کر انسان کی مانند تھا لیکن گناہ سے مبرا تھا اور کوئی گناہ اُس سے سرزد نہ ہوا جیسا کہ پہلے پطرس کی ۲ فصل ۲۲ آیت میں ذکر ہوا ہے کہ اُس نے گناہ نہ کیا اور اُسکی زبان میں چھل بل نہ پایا گیا"۔ اور عبرانیوں کی ۷ فصل ۲۶ آیت میں مرقوم ہے کہ "وہ پاک اور بے بد اور بے عیب گنہگاروں سے جدا اور آسمانوں سے بلند ہے"۔ اور یہہ جو انجیل میں کہا گیا ہے کہ باپ نے بیٹے کو بھیجا اور یسوع مسیح کا لقب انسان کا بیٹا بھی ہوا اور لکھا ہے کہ دُکھ سہکے صلیب پر مرا اور دفن ہوا پھر جی اُٹھا اور خود یسوع مسیح اقرار کرتا ہے کہ باپ مجھ سے بڑا ہے اور میں اس لئے نہیں آیا کہ اپنی خواہش پوری کروں بلکہ اُسکی خواہش جس نے مجھے بھیجا ہے اور چونکہ وہ سلسلۂ انسانی کا واسطہ اور شافع ہے لہذا اُس نے خدا سے دعا و مناجات اور شفاعت کی پس اس قسم کے جتنے افعال مسیح سے سرزد ہوئے بشریت کے تقاضے سے تھے نہ تقاضائے الوہیت سے۔ اور اگر تو سوال کرے کہ آیا کیونکر ہو سکتا ہے کہ الوہیت اور بشریت دونوں مل جائیں تو ہم بھی تجھ سے سوال کرتے ہیں کہ بھلا یہہ کیونکر ہوا کہ روح اور جسم دونوں باہم ملگئے جیسا کہ انسان کے وجود میں ملے ہیں سو ایسے سوالوں کا جواب اتنا ہی کافی ہے کہ حکیم مطلق ہر بات پر قادر ہے اور جو کچھ کرتا ہے اپنی عین حکمت سے کرتا ہے اور خداوند تعالیٰ کی حکمت میں بحث کرنا بڑی کم فہمی اور غرور ہے اور آدمی کو صرف اتنا ہی جان لینا کافی ہے کہ یہہ مطلب کلام الٰہی میں واضح و ثابت ہوا ہے۔ اور خدا کے کلام سے یہہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مسیح میں الوہیت اور بشریت کا ملجانا خدا کے ایک ارادہ عظیم پورا ہونے کے لئے واقع ہوا ہے اور وہ یہہ ہے کہ اُسی وسیلہ سے آدمی ہلاکت ابدی سے بچیں اور خدا کے مقرب ہو کر نیکبختی ابدی کے مالک بنیں اور پھر یہہ کہ مسیح بشریت کی حالت میں اپنے چال و چلن سے آدمیوں کو ایک نمونہ کامل دکھاوے تاکہ سب آدمی اخلاق حسنہ میں ویسے ہی چال چلن اختیار کریں پس درحالیکہ خدائے تعالیٰ اپنی محبت و حکمت کے تقاضے سے جس چیز کو کہ آدم زاد کی نجات کے لئے بہتر سمجھا اُسی کو عمل میں لایا تو کس کو دم مارنے کی طاقت ہے جو کہے کہ ایسا کام کرنا خدا کو لائق نہ تھا درحالانکہ خدا نے اسی کام میں اپنی مہربانی و محبت اور تقدس و عدالت سارے

پہلے یوحنا کی ۵ فصل ۲۰ آیت میں لکھا ہے کہ "ہم جانتے ہیں کہ خدا کا بیٹا آیا اور ہمیں یہہ سمجھ بخشی کہ اُسکو جو حق ہے جانیں اور ہم اُسمیں جو حق ہے رہتے ہیں یعنے یسوع مسیح میں جو اُس کا بیٹا ہے خدائے برحق اور ہمیشہ کی زندگی یہہ ہے" پھر پہلے تموتیوس کی ۳ فصل ۱۶ آیت میں مرقوم ہے کہ "بالاتفاق دینداری کا بڑا بھید ہے خدا جسم میں ظاہر ہوا روح سے راست ٹھہرا" پھر عبرانیوں کی پہلی فصل ۸ آیت میں لکھا ہے کہ "زبور میں بیٹے کی بابت ایسا کہا ہے کہ اے خدا تیرا تخت ابد تک ہے راستی کا عصا تیری بادشاہت کا عصا ہے"۔ اور پھر یہہ کہ یسوع مسیح کے بارہ شاگردوں میں سے ایک توما نے یسوع کے مصلوب ہونے کے بعد اُس کے جی اُٹھنے پر یقین نہ کیا اور بولا کہ جب تک آنکھوں سے دیکھ نہ لونگا نہ مانونگا پھر جبکہ مسیح آپ اُس پر ظاہر ہوا تو اُس نے مانا جیسا کہ یوحنا کی ۲۰ فصل ۲۸ و ۲۹ آیتوں میں لکھا ہے کہ "توما نے یسوع مسیح سے کہا اے میرے خداوند اے میرے خدا یسوع نے اُسے کہا توما اس لئے کہ تو نے مجھے دیکھا ہے تو ایمان لایا مبارک وہ ہیں جنہوں نے نہیں دیکھا اور ایمان لائے" انجیل کے اُن مقاموں سے صاف ظاہر و یقین ہے کہ یسوع مسیح صرف تعظیم کی راہ سے خدا کا بیٹا نہیں کہلاتا بلکہ فی الحقیقت الوہیت کے مرتبہ میں ہے اور صفات الوہیت اُسمیں پائی جاتی ہیں اور وہ خدا کے ساتھ ایک ہے اور خود خدا ہے ٭

اور اگر کوئی پوچھے کہ خدا کی یکتائی کے سامنے یسوع مسیح کے ساتھ الوہیت کی نسبت کیونکر ہو سکتی ہے تو ہمارا یہہ جواب ہے کہ انجیل کے بموجب مسیح کی الوہیت سے خدا کی توحید میں کچھ نقصان نہیں آتا بلکہ حقیقت میں صرف ایک خدائے واحد ہے اور بس لیکن اس بات کی کیفیت ہم سے تشخیص نہ کی جائیگی بلکہ کسی آدمی کی طاقت نہیں کیونکہ یہہ ایک ایسی بات ہے جو خدا کی پاک ذات کے بھیدوں سے علاقہ رکھتی ہے اور اور ظاہر ہے کہ خدا کی ذات کے بھیدوں کو آدمی خاک نژاد اپنی عقل میں نہیں لا سکتا اور اُسکی کیا جرأت کہ اپنی کوتاہ عقل سے خدا کی بے حد ذات کی تھاہ لیکے اُس کے لئے کوئی حد مقرر کر سکے یا دعویٰ کرنے لگے کہ خدا کی

ذات پاک اور اُس کی صفات ایسی نہیں ہو سکتی جیسی اُس نے اپنے کلام میں بیان کی ہے بلکہ چاہیے کہ اُس کا بیان ہماری عقل و خیال کے موافق ہو ایسا خیال و گمان تو سراسر غرور اور بالکل کفر ہے اور درحالیکہ عقل انسانی یسوع مسیح کی الوہیت کا رتبہ دریافت کرنے اور پہچاننے میں عاجز و قاصر ہے تو پھر آدمی کا اپنے خیال کے موافق یہہ کہنا کہ مسیح نہ خدا کا بیٹا ہے نہ الوہیت کے مرتبہ میں ہے اور نہ خدا ہے اُسی کفر و مغروری میں گرفتار ہونا ہے کیونکہ سابقاً ہم نے ذکر کیا ہے کہ کلام الٰہی میں کھلا کھلی یہی بیان ہوا ہے کہ یسوع مسیح کے یہہ مراتب ہیں پس اِسے بیچارہ آدمی تو اِس امر میں کیا کہہ سکتا ہے کیا تجھ میں اتنی طاقت ہے کہ اِس عمدہ مطالب کی بابت خدا کے ساتھ بحث کرکے اُس کے کلام کو جھٹلاوے صاف ظاہر ہے کہ ایسا ہنر تو تجھ میں نہیں ہے اور اگر غرور کی راہ سے ایسے ہنر کا کوئی دعویٰ بھی کرے تو اول اُسے لازم ہے کہ ذات الٰہی کو جیسی کہ ہے کماحقہٗ دریافت کرے کیونکہ جب تک اِس درجہ پر نہ پہنچا ہو ذات الٰہی کی کیفیت کی بابت عقل کی راہ سے بحث کرنا نہایت نادانی ہے اور حال آنکہ درک و دریافت کا ایسا رتبہ حاصل کرنا انسان کی طاقت سے باہر بلکہ محال ہے پس اِس مقام میں سب پر واجب ہے کہ سکوت اختیار کرکے خدا کے کلام پر اعتقاد رکھیں۔ پوشیدہ نہ رہے کہ خدا کی پاک ذات میں ایسے خواص کا ہونا لازم ہے جو مخلوقات میں نہ ہوں اور اسی سبب سے انسان کی عقل اُن تک نہیں پہنچ سکتی مگر ایماندار کو صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ خدا نے اپنی پاک ذات کی مشکل باتیں اپنے کلام میں جس طریق سے کہ مذکور ہوئیں ہم سے بیان کردیں اور اُس کے مضمون کے بموجب اپنے اکلوتے بیٹے کو گنہگاروں کی نجات کے لئے ارزانی فرمایا ہے اور ایماندار اگرچہ اِس بات کو نہ سمجھ سکے کہ خدا نے کس طرح یہہ بخشش اُس کے لئے موجود کی لیکن پھر بھی اِس بڑی بخشش کے لئے جس کے وسیلے ہمیشہ کی دولت اور سدا کی نیکبختی کو پہنچیگا خوش و خرم ہے۔ الحاصل اِس بات کے لئے کلام الٰہی کی دلائل کے سوا کوئی اور دلیل لازم نہیں ہے کیونکہ خدا کا کلام ساری عقلی دلیلوں سے زیادہ معتبر ہے اور جب کہ آدمی نے اِس بات کو خوب جان لیا کہ انجیل اور عہد عتیق کی کتابیں کلام اللہ

ہیں اور اِس بات کے لئے طالب حقیقت خصوصاً محمدی احباب اگر اِس دلیل کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ کتب مقدسہ کی تصدیق قرآن کرتا ہے لہٰذا یہہ بلا تغیر و تبدل پاک کلام ہے اِس صورت میں اُس پر واجب و لازم ہے کہ جو کچھ کتب مقدسہ میں لکھا ہے خواہ اُسکی عقل میں آوے خواہ نہ آوے خدا کی طرف سے جانکے قبول کرلے اور کیا خدا کا یہہ اختیار نہ ہوگا کہ ایسے مطالب بیان فرماوے جن کے سمجھنے میں عقل عاجز ہو اور پھر اُن کے مان لینے کو بندوں پر لازم کرے دیکھو ظاہری اور دنیوی کاموں میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ لڑکے ہر وقت اور سیانے اکثر اوقات بہت سی بن سمجھے چیزوں کو قبول کرلیتے ہیں اور اعتقاد کرنیکے بعد سمجھتے ہیں پس نیکبخت وہ آدمی ہے جو خدا کے کلام پر اعتقاد لایا اگرچہ درک نہ کیا اور مسیح کے عالی مرتبہ کو دل سے مانا کیونکہ اِس وسیلے سے نجات پاکر عالم بالا میں ابدی نیکبختی اور معرفت الٰہی کے اعلیٰ رتبہ پر پہنچیگا۔

اور وہ کلمہ جو ابتدا میں خدا کے پاس تھا جس سے خدا نے ازل سے اپنے تئیں پیغمبروں پر بیان کیا اور جسی کے وسیلے سے سب چیزیں پیدا ہوئیں یعنی ذات الٰہی کی وہ خصوصیت جو انجیل کی آیتوں کے مطابق خدا کے بیٹے کے لفظ سے بیان کی گئی مجسم ہوا اور بشریت کو گویا لباس کی طرح اپنے اوپر قبول کرکے آدمیوں میں رہا چنانچہ یوحنا کی پہلی فصل ۱۴ آیت میں ذکر ہوا ہے کہ "کلمہ مجسم ہوا اور وہ فضل و راستی سے بھرپور ہوکے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال"۔

پھر فلپیوں کی ۲ فصل ۶ سے ۱۱ آیت لکھا ہے کہ "اُس نے خدا کی صورت میں ہوکے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا بلکہ اُس نے آپ کو عاجز بنایا اور خادم کی صورت پکڑ کے آدمی کی شکل بنا اور آدمی کی صورت میں ظاہر ہوکے آپ کو فروتن کیا اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا اِس واسطے خدا نے اُسے بہت سرفراز کیا اور اُسکو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا تاکہ یسوع کے نام پر کیا آسمان کیا زمین اور کیا جو زمین کے نیچے ہیں ہر ایک گھٹنا ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے"۔ پس جسم کی رو سے مسیح کھانے اور پینے





واقعات اور عجائب

سب سے خوبصورت - اور قیمتی مچھلیاں چین میں ہوتی ہیں اور انہیں سے نہایت ہی کمیاب اور گران وہ مچھلی ہوتی ہے جسکی دم جھاڑو دار ہوتی ہے - انہیں سے ہر ایک نمونہ کے طور پر ۱۴۰ پونڈ یعنی ۲۱۰۰ روپیہ کو بکتی ہے یورپ میں اسکی قیمت ۵۰ سے ۱۰۰ پونڈ تک ہے - یہہ مچھلی اسقدر چھوٹی ہوتی ہے کہ ایک پائی کے نیچے آجاتی ہے - دنیا میں ایسا چھوٹا اور ہلکا مگر نہایت ہی گران کوئی جانور نہیں ؛

تارکول سے رنگ سازی کرنے کی تجارت کے برابر کوئی ایسی شفابخش تجارت نہیں ہے اور نہ ہی کوئی دستکاری اِس کے ہمپلہ ہے کیونکہ تار اور اُسکی بو نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی ٹانک مقوی اور عصاب کو پرورش کرنیوالی ہے - تار کے کارخانے میں کام کرنیوالوں کی اوسط عمر ۶۰ برس کی ہوتی ہے - دیگر کارخانجات کی نسبت اِس کے کارخانہ میں ۴۰ فیصدی کم اموات واقع ہوتی ہیں - اور اس کے کارخانوں میں مہلک امراض قریباً بالکل معدوم ہیں ؛

کلکتہ میں یورپ وغیرہ کے مسافروں کی کشتیوں سے براہ راست اترنے کے لئے اڑھائی لاکھ روپیہ کی لاگت سے ایک چبوترہ بنایا جائیگا ؛

امریکہ میں ایک نئی قسم کی تار برقی ٹائپ جاری ہوئی ہے ایک شخص ٹائپ رائٹنگ مشین کے ذریعہ اپنے دلکا مضمون ٹائپ کرتا ہے اُس کے ایک سرے میں ایک تار ہے جس کا دوسرا سرا اُسی قسم کی ایک اور مشین کے ساتھ لگا ہوا ہے جو اُن حروف کو جو پہلی مشین میں لکھے جاتے ہیں - خود بخود ایک کاغذ پر لکھدیتی ہے - اِس سے ایک منٹ میں ایک سو الفاظ لکھے جاتے ہیں - اِس کا تجربہ خاطر خواہ ہوچکا ہے اور اب نیویارک اور بفلو کے درمیان اِس کا عمل جاری ہے ؛

زحل سیارہ کے گرد گھومنے والا ایک نواں سیارہ دریافت ہوا ہے - عام قاعدہ یہہ ہے کہ جتنے چھوٹے سیارے کسی بڑے سیارہ کے گرد گردش کرتے ہیں وہ سب اُسی سمت کو گردش کرتے ہیں جس سمت کو خود بڑا سیارہ اور اس کے دیگر چھوٹے سیارے گردش کرتے ہیں مگر یہہ سیارہ اِس کے برعکس گردش کرتا ہے - اِس کا سبب ریاضی دان اور ہیئت دان یہہ بتاتے ہیں کہ یہہ خادم سیارہ اور خادم سیاروں سے پہلے پیدا ہوا تھا اور زحل جس سمت کو آج کل گردش کرتا ہے پہلے اس کے برعکس گردش کرتا تھا گویا اِس خادم سیارہ کی مانند - یہہ خادم سیارہ زحل سے فاصلے پر ہے - اور جب جزر و مد کے اثر سے زحل نے اپنی گردش کا رُخ بدلا تو اِس خادم سیارہ پر اِس انقلاب کا کوئی اثر نہیں ہوا - باقی خادم سیارے اور حلقے اُس کے بعد پیدا ہوئے - اِس لئے وہ اُسی سمت کو گردش کرنے لگے جس سمت کو زحل گردش کرتا تھا یہہ خادم سیارے اور حلقے جب زحل میں سے پیدا ہوئے تو اپنی موجودہ گردش کے خلاف گردش کرتے تھے - مگر کشش ثقل کی قوت سے آفتاب نے اُن پر جزر و مد پیدا کردئے جس سے انہوں نے گردش کا رخ بدل دیا اور زحل کی گردش کے تابع ہوگئے - نظام شمسی میں ایک تو زحل کے نویں خادم سیارہ کی گردش اور دو اور بڑے سیاروں نیپچون اور یورینس کی گردش نظام شمسی کے دیگر اجسام کی گردش کے خلاف ہے ؛

(رتن تی)

اصلی مونگا موم کی مانند ملائم ہوتا ہے - مگر نقلی سخت ہوتا ہے ؛

(رعد)

یورپ میں بجلی کے ذریعے بہرے آدمیوں کا علاج کیا جاتا ہے - اور اسی طرح گونگے آدمیوں کا بھی - ایسے آدمی جو گونگے اور بہرے دونوں ہوتے ہیں اُن کا علاج اور اُن کی تعلیم بھی ہوتی ہے ؛

(۱۱)

فرانسیسی زبان کی نسبت انگریزی میں چارگنا زیادہ الفاظ ہیں ؛

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

روحتہ الکبریٰ کی آتشزدگی - قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۱۰؍ - ہومر کی نظم ایلیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے - اُسکی بربادی اور ایلیڈ کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری درجل ۱۰؍ - الیڈ اور اوڈسے کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیسس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام ۱۴؍ - یروشلم کے آخری ایام بیت المقدس کی بربادی اور قوم یہود کی تباہی کا دردناک حال ۳؍ - الفریڈ اعظم کی سوانح عمری ۲؍ - سکندر اعظم کی سوانح عمری ۲؍ میرے رہنے کا گھر - جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۲؍ - سورج چاند ستارے - علم ہیئت کا ایک مبسوط و باتصویر رسالہ جس میں اِس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸؍ - مرقع روس - روس کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۸؍ - معذرت نامہ سقراط جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے ۸؍ - درخواستیں بنام سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

رسید زر

پادری منور خان - منٹگمری عہ ۸ر
منشی یعقوب متھرا عہ ۸ر پادری دوہادامل اٹاری عہ ۸ر
منشی فیروزالدین عہ ۸ر
پادری سی جی - میلر پا - لکھنؤ عہ ۸ر
پادری ایچ - الیف - ہیوٹل ۵ر ۔ے
مسز جانس سمتھ - ملتان شہر ۸ر ۔ے
مسٹر خان مسیح انبالہ چھاؤنی ۸ر ۔ے
ہنری مسن پٹیالہ عہ ۸ر پادری پارس ناتھ دھرمسالہ عہ ۸ر
بابو گھنیا سنگھ سیالکوٹ عہ ۸ر
پادری یعقوب مسیح جموں عہ ۸ر
جان لاسٹ پٹیالہ عہ ۸ر

مسٹر ایس۔ سنگھ لائیل پور عگہ
جے۔ تھانیل۔ لکھنؤ عگہ
راما بی بی۔ لودیانہ عہ ۱۱ر
مسٹر جے۔ آر کر ڈیہرہ دون سے ۸ر
مسٹر اے۔ سالومن۔ لیتی عگہ
ڈاکٹر ای۔ سی۔ جشوعا۔ ہوڈل عگہ
بابو یعقوب پلول عگہ

اِشتہارات

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ۔ صلح کل اور متانت کی پالیسی سے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوشخط شائع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کے ساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے۔ ہر مذہب اور طبقہ کے بنی نوع آدم کیلئے یکساں نفع رسان ہے خود حاضر ہو کر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے۔ صلائے عام ہے کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شائق ہو ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کر کے منیجر سے ایک ماہ کے لئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے اس عرصہ میں اگر پسند آ جائے۔ تو قیمت ارسال کر کے زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھا سکتے ہیں ورنہ ایکماہ کو بعد خود بخود بند کر دیا جائیگا۔ براہ مہربانی اس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کر دیں

رنوٹ) لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۶ء تک ڈاک میں ڈالدیں ورنہ اسکے معاوضہ ایک پرچہ ہی مفت ملسکیگا +

نیز جناب کا اسم مبارک ہمیشہ کیلئے رجسٹر کر لیا جاویگا کہ گوشہ نو طبع اشتہارات اور ہر سال کی جنتری مفت روانہ ہوتی رہیگی ؛

منیجر اُردو اخبار لاہور

ضرورت ہے لودیانہ کرسچن بائیز ہائی سکول میں ایک مسیحی تجربہ کار ہوس ماسٹر کی ضرورت ہے تنخواہ ۱۵ سے ۲۵ تک حسب لیاقت دیجاویگی اور ایک لوئر اپر پرائمری کے استاد کی ضرورت ہے تنخواہ ۱۵ روپیہ ہوگی۔ درخواستیں معہ نقول سندات پرنسپل صاحب مدرسہ ہذا کے پاس آنی چاہئیں

ضرورت ہے انبالہ کے مضافات کے مشن فیلڈ میں ایک مدرس مدرس کی اور ایک منادی کی ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ بیان اپنی عمر اور تجربہ اور لیاقت کی سندات کے پادری ای۔ پلیگر لوڈاوی صاحب شملہ آنی چاہئیں ؛

پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ۔ اطلاع

دیجاتی ہے کہ پریسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف اِس بات پر کافی شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اِس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا اور اِس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً چالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر پیسہ نہیں دیتا اِس میں ہندکا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اِس فنڈ کی بابت پوری خبر دیگا ؛

درخواست کیجاتی ہے کہ جو اِس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اِس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

اشتہار ٹائپ نویسی۔ اختصار نویسی۔ بک کیپنگ وطریقہ خط وکتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جسمیں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کے لئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضرور ہے۔ مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں ؛

پرنسپل سی بی ہائی سکول لودیانہ

اشتہار ہے میں ایک موضع جس کا نام محمد پور ہے واقعہ تحصیل سرسہ ضلع حصار جس کی کل اراضی تعداد ۱۸۱۳ بیگہ ۱۸ بسوہ ۱۵ ہزار بیگہ کی ہے فروخت کرنا چاہتا ہوں جن صاحبان کو خریدنا الاراضی مذکور کو ہو دے وہ مجھ سے بذریعہ خط وکتابت کل حال دریافت کر سکتے ہیں ؛ المشتہر ٹھیہ رام سہائے مل ولد رکھی کیش گینڈی والہ مقام شہر سرسہ بازار چاندنی چوک

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ عگہ
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " عگہ " سے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ؛

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۵	بحہ	سے
چوتھائی کالم	بحہ	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	۲عہ
پورا کالم	عہ	۲عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	ىعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ہر بعد کیلئے ار فی سطر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں ؛

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " معہ محصول عگہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و منیجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ واکلی کے اہتمام سے چھپا